مولای صل وسلم دائما ابدا　درسِ حدیث　علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوار مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

فضیلت حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما
ہدایا کے بارے میں صحابہ کرامؓ کی موقع شناسی

تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب

کیسٹ نمبر ۴۱ سائیڈ اے ۸۴/۱۰/۱۹

الحمدللہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں سب سے زیادہ جو سوکنوں والا معاملہ جو مجھے محسوس ہوا ہے اپنے ذہن میں وہ اتنا کسی سے محسوس نہیں ہُوا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوا ہے مَاغِرْتُ علٰی احدٍ من نساءِ النبی ﷺ مَاغِرْتُ علٰی خدیجۃ۔ فرماتی ہیں وما رأیتھا حالانکہ میں نے اُن کو دیکھا ہی نہیں تھا لیکن بات یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ اُن کا اتنا زیادہ ذکر کرتے تھے کہ ذہن میں ایک طرح کا جیسے سوکنوں والا خیال ہوتا ہے وہ اُبھرتا تھا اور آپ ایسا بھی کرتے تھے کہ بکری ذبح کی اور پھر اُس کے ٹکڑے کیے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں میں بھیج دیے فی صَدَائِقِ خدیجۃ.

حضرت عائشہؓ کی غیرت :

پھر تو ایسے بھی ہوا ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ایک آدھ دفعہ یہ کہا کہ جیسے کہ دُنیا میں وہی ایک عورت تھیں کانہ لم تکن فی الدنیا امراۃ الا خدیجۃ دنیا میں سوائے اُن کے کوئی عورت ہی نہیں ہے تو آپ ارشاد فرماتے تھے انھا کانت و کانت و کان لی منھا وُلْدٌ وہ جو تھیں وہی تھیں اور اللہ نے اُن سے مجھے اولاد بھی دی تھی تو آقائے نامدار ﷺ نے جو یہ فضیلتیں بیان فرمائی ہیں اور اس طرح اُن کو یاد فرمایا دونوں باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مقام بہت بلند تھا اس اعتبار سے بھی کہ انھوں نے اسلام کے بالکل ابتدا میں اسلام قبول کرلیا

اور وہ اس پر قائم رہیں۔ اسلام کی خدمت بھی کی اور اس اعتبار سے بھی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو وہ بہت پسند تھیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جبرئیل علیہ السلام کی طرف سے اُن کو سلام بھیجا گیا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے پہنچایا تو یہ باتیں فضیلت کی اُن میں جمع ہوگئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا :

دوسرے درجہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر آتا ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے بھی ترتیب ایسی رکھی کہ اُن کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ خود فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا **یا عائشة هذا جبرئيل يقرئك السلام** یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہلا رہے ہیں۔ **قالت وعليه السلام** جواب دیا انہوں نے **وعليه السلام ورحمة الله۔ قالت وهو يرى مالا ارى** حضرت عائشہؓ نے فرمایا وہ فرشتہ دیکھتا ہے جو میں نہیں دیکھتی وہ مجھے نظر نہیں آرہا ہاں وہ مجھے دیکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو بقیہ تمام ازواج میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت زیادہ تعلق تھا۔

حضرت عائشہؓ کی باری، لوگوں کا رویہ، اس کی وجہ :

فرماتی ہیں کہ لوگ محسوس کرتے تھے اس بات کو تو جس دن رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ کے پاس ہوتے تھے تو لوگ چاہتے تھے کہ ہدیہ اسی دن پیش کریں **يَبْتَغُوْنَ بذلك مَرْضَاةَ رسولِ الله** ﷺ منشاء اُن کا یہ ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ آج کے دن زیادہ خوش ہوں گے۔

ازواجِ مطہرات کی دو جماعتیں :

وہ فرماتی ہیں اب ہوا یہ کہ **كُنَّ حزبين** ازواجِ مطہرات جو تھیں وہ دو حصوں میں بٹ گئیں تھیں ایک جماعت بن گئی جن میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودا تھیں اور دوسری جماعت جو تھی ان کی وہ حضرت اُمِ سلمہ اور باقی سب ازواجِ مطہرات تھیں، اب حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا بہت بڑا مقام ہے، رسول اللہ ﷺ نے اُن سے جب شادی کی ہے تو آپ نے جب شادی کا پیغام بھیجا تو وہ بیوہ تھیں آپ نے جب شادی کا پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ایک تو یہ ہے کہ میرے ساتھ بچے ہیں۔

سوکن کی برداشت :

دوسرے یہ کہ میرے ذہن میں یہ بات ہے کہ سوکن نہ ہو، سوکن کو برداشت میری طبیعت نہیں کرتی تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے لیے میں دُعا کردُوں گا اور بچوں کی کوئی بات نہیں تو ایک طرح سے پسند ہوئیں رسول اللہ ﷺ کو، یہ بھی عالم تھیں اور معرفتِ ذاتِ الٰہیہ اور صفاتِ الٰہیہ کے بارے میں اُن کا جو مقام ہے وہ بہت بڑا ہے۔

حضرت اُمِ سلمہؓ کی گفتگو، بعدازاں تائب ہونا :

تو حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بھی مقرب تھیں جناب رسول اللہ ﷺ کی اس واسطہ کچھ ازواجِ مطہرات نے اِن کو اپنا مقتدا اور بڑا بنالیا تھا تو ان دوسری ازواجِ پاک نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بات کی اور کہا کہ آپ بات کریں رسول اللہ ﷺ سے اور یہ فرمایئے کہ لوگوں سے آپ یہ فرمائیں کہ جو بھی کوئی ہدیہ دینا چاہے تو جہاں بھی ہوں رسول اللہ ﷺ وہاں دیں یعنی تخصیص نہ کریں تو آقائے نامدار ﷺ سے انہوں نے گفتگو کی تو آپ نے جواب دیا **لاتؤذینی فی عائشۃ** عائشہؓ کے بارے میں مجھے تکلیف نہ پہنچاؤ اُن کا نام لے کر اُن سے تقابل کی شکل اختیار کر کے ایسے نہ کرو اور اُن کی فضیلت بتائی، فضیلت وہ نہیں جو دُنیاوی ہو فضیلت وہ جو عنداللہ ہے کہ **فان الوحی لم یا تنی و انا فی ثوب امراۃ الا عائشۃ** میں اگر کسی عورت کے پاس ہوں تو وحی نہیں آتی سوائے عائشہؓ کے کہ اُن کے پاس اگر ہوں تو وحی آجاتی ہے۔ یہ کہنے لگیں کہ **اتوب الی اللہ من اذاک یا رسول اللہ** جناب کو تکلیف پہنچتی ہے تو میں اس سے توبہ کرتی ہوں۔

ایک اور کوشش اور بیٹی کی سعادت مندی :

پھر انہوں نے (یعنی ازواجِ مطہرات نے) اور کوشش کی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بُلایا اور اُن سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہو تو رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے اُن کو اور طرح جواب دیا اُن سے ارشاد فرمایا **یابُنَیَّۃ الا تحبین ما احب** جو مجھے پسند ہے کیا وہ تمہیں پسند نہیں ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا **بَلٰی** کیوں نہیں **قال فاحبی ھذہ** فرمایا تو تم بھی اُن سے محبت کرو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تعلق معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ ہی اسی طرح کا رہا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اُن سے اسی طرح کا تعلق رکھا طرفین میں ایسا ہی خصوصی معاملہ تھا۔ مثلاً وہ جو آتا ہے کہ مرضِ وفات میں آپ نے ایک بات کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تو وہ رونے لگیں پھر بات کی تو ہنسنے لگیں حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا تو اُنہوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو بات خفیہ فرمائی ہے میرے کان میں، میں وہ کیسے ظاہر کرسکتی ہوں یعنی رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں اور وہ بتلانا چاہیں تو بتلادیں (تو اور بات ہے لیکن) مجھ سے وہ کان میں بات کہیں اور میں وہ بتلادوں تو یہ تو میں نہیں کرسکتی۔ اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے خاموش ہوگئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مان :

جب وفات ہوگئی تو پھر پوچھا اور پھر جو پوچھا ہے تو وہ بڑے اچھے کلمات ہیں وہ بہت تعلق والے کلمات ہیں۔ بمالی علیک من الحق جو میرا تمہارے اُوپر حق ہے میں اس حق کے واسطے سے پوچھتی ہوں تو پھر انہوں نے فرمایا کہ پہلی دفعہ جو فرمایا وہ یہ کہ میں اس دُنیا سے رُخصت ہونے والا ہوں جب مجھے دیکھا کہ غم ہوا ہے تو دوبارہ جو بات کی تو یہ فرمایا کہ تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ سیّدة النساء اهل الجنة ہو اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور یہ کہ سب سے پہلے تم ہی میرے سے ملوگی میرے گھر والوں میں۔ یہ دو باتیں آپ نے ارشاد فرمائیں تو اس پر میں ہنسی تھی اور خوش ہوئی تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ میں نے تو یہ سوچا تھا کہ عجیب بات ہے آدمی ابھی رو رہا ہے اور ابھی ہنس رہا ہے یہ تو میں نے کبھی دیکھا ہی نہیں اس طرح سے، تو اس لیے خاص طور پر پوچھا تھا انہوں نے، اور واقعی ایسے ہی ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کوئی چھ ماہ بعد وفات ہوگئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حسبک من نساء العالمین تمام عورتوں میں جو مختلف ادوار میں مختلف زمانوں میں گزری ہیں اُن میں بس یہی کافی ہیں یعنی اِن کا ذکر کافی ہے ان کا شمار کر لیا جائے تو کافی ہے ایک مریم بنتِ عمران رضی اللہ عنہا، دوسرے خدیجہ بنتِ خویلد رضی اللہ عنہا، تیسرے فاطمہؓ بنتِ محمد ﷺ، چوتھے آسیہ امرأة فرعون فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا وہ بہت بڑے درجے کی ہیں ان سب کا ذکر حدیث میں بہت اعلیٰ طرح آیا ہے اور اِن سب سے ہم سب عقیدت اور محبت رکھتے ہیں مگر شیعہ حضرات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بُغض رکھتے ہیں یہ عقیدۂ باطلہ ہے حالانکہ بالکل پاکیزہ اور بہت بڑے درجے کی اللہ تعالیٰ نے ان کو بنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں اِن سب حضرات کا ساتھ عطا فرمائے آمین۔ اختتامی دُعا..........

☆☆☆☆☆

بقیہ : فہمِ حدیث

تو صف والوں میں سے ایک شخص اس گزرنے والے جنتی کو پکار کر کہے گا: کیا تم مجھے نہیں پہچانتے ؟ میں وہ ہوں کہ ایک دفعہ میں نے تم کو پانی (یا کوئی اور مشروب) پلایا تھا اور اسی صف والوں میں سے کوئی اور کہے گا کہ میں نے تمہیں وضو کے لیے پانی دیا تھا پس یہ شخص اُس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے سفارش کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کرا دے گا۔ (جاری ہے)

☆☆☆